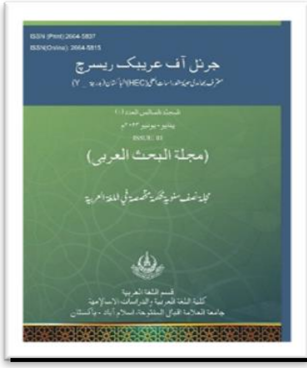

Journal of Arabic Research
EISSN: 2664-5807, PISSN: 26645815
Publisher: Allama Iqbal Open University, Islamabad
Journal Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

Vol.07 Issue: 02 (July - Dec 2024)
Date of Publication: 01-Jan 2025
HEC Category: Y

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

Article	امام احمد رضا کے نعتیہ کلام میں عربی زبان وادب کا اثر اور سیرت النبی ﷺ کا پیغام The Influence of Arabic Language and Literature in the Na'tiya Poetry of Imam Ahmad Raza and the Message of the Seerat-un-Nabi (PBUH)
Authors & Affiliations	**Rabia Bint Sajjad Ahmad Saeedi** PhD Scholar, Deptt of Islamic Learning, University of Karachi
Dates	Received: 16-11-2024 Accepted: 01-12-2024 Published: 01-01-2025
Citation	**Rabia Bint Sajjad Ahmad Saeedi**, 2024 امام احمد رضا کے نعتیہ کلام میں عربی زبان وادب کا اثر اور سیرت النبی ﷺ کا پیغام [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: <https://jar.aiou.edu.pk/?p=74722> [Accessed 25 December 2023].
Copyright Information	امام احمد رضا کے نعتیہ کلام میں عربی زبان وادب کا اثر اور سیرت النبی ﷺ کا پیغام **Rabia Bint Sajjad Ahmad Saeedi** , is licensed under Attribution-ShareAlike 4.0 International
Publisher Information	Department of Arabic, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Indexing & Abstracting Agencies

IRI	Australian Islamic Library	HJRS	DRJI

ABSTRACT

Imam Ahmed Raza Khan's Na'tiya poetry is adorned with the influences of Arabic language and literature, and the message of the biography of the Prophet Muhammad (peace be upon him) is clearly found in his words. His Na'ts not only highlighted the greatness of the Prophet (peace be upon him) but also enlightened Muslims with his biography and teachings. His poetry is an example of a beautiful blend of Arabic and Urdu, which has the best balance of literature, love, and religion. His words are based on the description of the Holy Prophet (peace be upon him). In his Naat, he uses the similes and metaphors of the Arabic language in accordance with the occasion and place, which is the most important feature of Arabic literature. In his poetry, the nature and biography of the Prophet (peace be upon him) are presented in a rich way in the traditions of Arabic literature. His words are a comprehensive message that highlights the influences of Arabic literature and the profound messages of the biography of the Prophet (peace be upon him). Through his poetry, he not only installs the greatness, love, and literature of the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) in the hearts of Muslims but also presents the high standard of Arabic language and literature. Imam Ahmed Raza's words still create a new wave of love in the hearts of Muslims today, and through his na'ts, we can better understand the messages of the biography of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him).

Key words: Influence, Arabic Language and Literature, Na'tiya Imam Ahmad Raza, Seerat-un-Nabi (PBUH) Poetry,

تعارف

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بیسویں صدی کے عظیم عالم دین، مصلح، مفسر، محدث، فقیہ اور شاعرِ بارگاہ رسالت تھے۔ آپ کا شمار اہل سنّت کے عظیم علما میں ہوتا ہے۔ آپ نے علمِ تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علومِ اسلامیہ میں غیر معمولی مہارت حاصل کی۔ امام احمد رضا خان کا سب سے مشہور کام قرآن مجید کا ترجمہ "کنزالایمان" اور فقہی تحقیقات پر مبنی "فتاویٰ رضویہ" ہے جو آپ کی فقہ، اصولِ دین، اور اسلامی مسائل پر تصنیف کردہ ایک اہم کتاب ہے۔ آپ نے اہلِ سنّت کے عقائدِ اسلامیہ کی حفاظت کی اور ان غلط نظریات کا رد کیا جو اس دور میں پھیل رہے تھے۔ امام احمد رضا خان کا ایک بڑا کارنامہ مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح اور انہیں صحیح اسلامی تعلیمات سے آشنا کرنا تھا۔ آپ کا اثر نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر کے اہلِ سنّت مسلمانوں پر ہے۔ آپ نے تحریک آزادی میں واضح موقف اختیار کرتے ہوئے دو قومی نظریہ کا ساتھ دیا۔ ہندو مسلم اتحاد کو شرعاً ناجائز قرار دیا[1]۔ آپ نے عورتوں کی دینی تعلیم کو لازمی اور ضروری قرار دیا[2]۔ آپ کی تصانیف اور علمی خدمات آج بھی مسلمانوں کے لیے ایک اہم حوالہ سمجھی جاتی ہیں۔

جس طرح آپ نے قرآن وسنت پر علمی و تحقیقی کام کیا اسی طرح فن شاعری میں بھی آپ نے اپنی عظمت کا لوہا منوایا۔ آپ کا نعتیہ کلام "حدائقِ بخشش" اردو، عربی، فارسی اور ہندی زبانوں پر مشتمل ہے۔ آپ نے اپنے کلام سے نبی کریم ﷺ کا عشق ومحبت مسلمانوں کے دلوں میں جگا دیا۔ آپ کا لکھا ہوا سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" پوری دنیا میں مشہور ومعروف ہے اور برصغیر پاک وہند کی سنی مساجد میں بہ کثرت پڑھا جاتا ہے۔ آپ کے القابات امام اہل سنت اور اعلیٰ حضرت مشہور ہیں۔ آپ کا تخلص "رضا" ہے۔

امام احمد رضا کا کلام عربی ادب سے مزین ہے۔ عربی زبان کے اشعار اور محاورات، قرآن و حدیث کے متون اور اسلامی شاعری کی روایات آپ کی نعتوں میں صاف ظاہر ہوتی ہیں۔ آپ نہ صرف قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ﷺ کی ترجمانی کرتے ہیں، بلکہ مختلف عربی اصطلاحات کو بھی اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں جو

[1]۔ سید قاسم محمود، شاہکار انسائیکلوپیڈیا قرآنیات، شاہکار بک فاؤنڈیشن، لاہور، 2010، ص402

[2]۔ امام احمد رضا خان بریلوی، فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، 2015، ج10، ص46

عربی زبان کے حسن اور اس کی دینی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ آپ نے عربی کی لغوی، نحوی اور عروضی خصوصیات کو اپنی شاعری میں برتا ہے جس سے کلام نہ صرف سلیس بلکہ علمی لحاظ سے بھی بھرپور ہو گیا ہے۔

امام احمد رضا کی شاعری بہت اہم اور منفرد ہے۔ آپ کا کلام بنیادی طور پر اسلامی عقائد، محبتِ رسول ﷺ، تصوف اور روحانیت پر مبنی ہے۔ آپ کی شاعری نہ صرف دینی موضوعات بلکہ اخلاقی اور سماجی پر مسائل بھی مشتمل ہے۔ آپ کی شاعری میں ایک خاص لطافت، محبت اور جذبات کی شدت پائی جاتی ہے۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے امتِ مسلمہ کی رہنمائی کی اور انہیں دین اسلام کے بنیادی اصولوں سے جوڑے رکھا۔ امام احمد رضا خان کی شاعری کا سب سے اہم اور انفرادی پہلو یہ ہے کہ آپ نے حبِ رسول ﷺ کو اپنی شاعری کا مرکزی موضوع بنایا اور اپنے کلام کے ذریعے مسلمانوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کو فروغ دیا۔

حدائقِ بخشش

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری "حدائقِ بخشش" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اسلامی ادب کا ایک اہم اور قابلِ قدر حصہ ہے۔ آپ کا عشق رسول ﷺ بے مثال تھا اور شاعری میں اس عشق کا بھرپور اظہار ملتا ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں رسولِ اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف کے اعلیٰ نمونے موجود ہیں جنہیں پڑھ اور سن کر دل محبتِ رسول ﷺ سے لبریز ہو جاتا ہے۔ آپ کی شاعری میں "شانِ مصطفی ﷺ" کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ کلام میں ایسی گہرائی اور محبت نظر آتی ہے جو عام فہم انسان کو بھی متاثر کرتی ہے۔ آپ کی نعت میں عشق نبی ﷺ کا اظہار اس طرح ہوتا ہے کہ سننے والا خود کو نبی کریم ﷺ کے قریب محسوس کرتا ہے

امام احمد رضا کا مجموعہ نعت حدائق بخشش نہ صرف نبی کریم ﷺ کے عشق کی شعری تصویر ہے بلکہ نعت حبیب ﷺ کا وہ مشرق ہے جس سے آفتابِ عرب کی وہ شعائیں پھوٹ رہی ہیں جو انکھوں کے راستے دل میں اتر کر کائنات حیات منور کر دیتی ہیں۔ سوز و درد اور جذب و اثر نے الفاظ کو گویا زبان دے دی ہے اور وہ کوئے حبیب کی حدیث عشق سنا رہے ہیں۔ یہ خصوصیت، یہ انداز بیان، یہ سلیقہ آپ کے علاوہ کہیں اور نظر نہیں آتا۔ آپ نے الفاظ میں عشق نبی ﷺ کا وہ طلسم پھونک دیا ہے کہ مفاہیم کی پرت پر کھولتے چلے جایئے مگر شاعر کے جذبے کی گہرائی ہاتھ نہیں آنے پاتی۔

امام احمد رضا خان کی شاعرانہ خصوصیات

امام احمد رضا کی شاعری میں دین اسلام کا احترام اور پاسِ شریعت بہت خوب نظر آتا ہے۔ جس طرح عبادت کے آداب و احکام مقرر ہیں اسی طرح نعت گوئی کے لیے بھی کچھ قوانین اور ضوابط بھی ہیں اور ان کی حدود میں رہ کر کلام لکھنا بہت بڑے فن کی بات ہے۔ نعت گوئی کا حقیقی شعور اللہ تعالی کی توفیق سے نصیب ہوتا ہے۔ جملہ اصناف سخن میں نعت ہی ایسی صنف ہے جو بہت دشوار اور مشکل ہے ۔اوراس میدان میں بڑے بڑے لوگ ٹھوکریں کھا چکے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت سے سرشار دل اور علم شریعت کے ساتھ باخبر دل ودماغ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نعت کا فن سرانجام دے سکتا ہے۔ اعلی حضرت فاضل بریلوی خود نعت گوئی کے متعلق فرماتے ہیں:

''حقیقتاً نعت شریف لکھنا بہت بڑا مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں صاف راستہ ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں اصلاً حد نہیں ہے اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے''۔[3]

امام احمد رضا کی شاعری کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

عشقِ الٰہی

امام احمد رضا خان بریلوی کی شاعری میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کو خاص اہمیت دی حاصل ہے۔ آپ نے اللہ کی توحید، عظمت اور اس کی عبادت پر زور دیا۔

محبتِ رسول ﷺ

آپ کی شاعری میں آپ کی گہری محبت اور عقیدت رسول ﷺ کے لیے نمایاں ہے۔ آپ کے کلام میں رسول اللہ ﷺ کی شان اور مدح سرائی اپنے کمال پر پہنچی ہوئی ہے۔ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری میں جو امتیاز ہے وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔ عشق رسول ﷺ نے اپ کو اپنے تمام معاصرین سے ممیز و ممتاز کر دیا ہے۔ آپ کی ہر شعر میں اس کی نورانیت نظر اتی ہے ی۔ ہی وہ شمع ہے جس کی روشنی میں آسانی سے

---

[3]۔ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان، ملفوظات اعلی حضرت، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، 2018، ج2، ص40

طے کرتے چلے گئے جہاں بڑے بڑے شعراء کے قدم ڈگمگانے لگے اور بعض لوگوں نے ٹھوکریں کھائیں۔اس روشنی سے نہ صرف آپ ہی کا دانش کدہ منور ہے بلکہ آپ نے اس کی شعاعوں سے ہند و پاک کی فضائے علم وحکمت میں ایسا چراغاں کیا ہے جو ہمیشہ روشن رہے گا۔

امام احمد رضا کو عقیدہ توحید و رسالت سے بے حد واقفیت اور شناسائی تھی اور اس کا خیال و لحاظ ان کی شاعری میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔آپ نے اپنی شاعری میں اللہ تعالی کی توحید و عظمت کا بھرپور لحاظ رکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان محبوبیت کا بھی خوب اہتمام کیا۔ایک شعر نذرِ قارئین ہے:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اس شعر میں نبی کریم ﷺ کی شانِ محبوبیت کو شاعر نے نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔آپ ﷺ کی شان محبوبیت پر دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ بیٹھے آپ کے حجرے سے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے۔پھر آپ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ جب آپ ان کے قریب آئے تو انہیں آپس میں بحث کرتے سنا۔آپ ﷺ نے ان کی باتیں سنیں،کوئی کہہ رہا تھا،تعجب ہے اللہ نے اپنی مخلوق میں سے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا،دوسرے نے کہا: موسیٰ سے اس کا کلام کرنا کتنا زیادہ تعجب خیز معاملہ ہے،اور ایک نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔اور ایک نے کہا: آدم کو اللہ نے تو چن لیا ہے۔یہ سب سن کر آپ ﷺ ان کے سامنے آئے اور انہیں سلام کیا اور فرمایا:"میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کے خلیل اللہ ہونے پر تعجب میں پڑنے کو بھی،واقعی وہ ایسے ہی ہیں۔اور موسیٰ علیہ السلام کے اللہ کے نجی اللہ ہونے پر،اور وہ بھی واقعی ایسے ہی ہیں۔اور عیسیٰ علیہ السلام کے کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے پر،اور وہ بھی واقعی ایسے ہی ہیں۔اور آدم کے اللہ کا برگزیدہ ہونے پر،اور وہ بھی واقعی ایسے ہی ہیں۔سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں۔قیامت کے دن حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہو گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔قیامت کے دن میں پہلا وہ شخص ہوں گا جو شفاعت کرے گا اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور اس پر مجھے فخر نہیں۔میں پہلا وہ شخص ہوں گا جو جنت کی کنڈی ہلائے گا تو اللہ میرے لیے جنت کو کھول دے

گا۔ پھر وہ مجھے اس میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ میں اگلوں اور پچھلوں میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں"۔ [4]

تصوف

آپ کی شاعری میں تصوف کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔ آپ نے روحانیت، معرفتِ الٰہی اور تزکیہ نفس پر بھی کلام کیا۔

فقہ اور اجتہاد

امام احمد رضا خان کی شاعری میں فقہ اور اجتہاد کے حوالے سے بھی اشعار ملتے ہیں، جو آپ کے فقہی علم کو ظاہر کرتے ہیں۔

امام احمد رضا خان بریلوی کا نعتیہ کلام نہ صرف علمی اور دینی لحاظ سے بے حد اہمیت رکھتا ہے بلکہ اس میں عربی زبان و ادب کا بھی گہرا اثر نظر آتا ہے۔ امام احمد رضا نے اپنے نعتیہ اشعار میں سیرت النبی ﷺ کے پیغام کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔

عربی زبان و ادب کا اثر

امام احمد رضا کا کلام عربی ادب کے رنگوں سے مزین ہے۔ عربی زبان کے اشعار اور محاورات، قرآن و حدیث کے متون اور اسلامی شاعری کی روایات آپ کی نعتوں میں صاف ظاہر ہوتی ہیں۔ عربی میں نہ صرف قرآنی آیات کی ترجمانی کرتے ہیں، بلکہ مختلف عربی اصطلاحات کو بھی اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں، جو عربی زبان کے حسن اور اس کی دینی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ آپ نے عربی کی لغوی، نحوی اور عروضی خصوصیات کو اپنی شاعری میں برتا ہے جس سے کلام نہ صرف سلیس بلکہ علمی لحاظ سے بھی بھرپور ہو گیا ہے۔

امام احمد رضا نے اپنے نعتیہ اشعار میں عربی ادب کا بہت عمدہ اور برجستہ استعمال کیا ہے۔ ان کی نعتوں میں عربی الفاظ، جملے اور اشعار کی ایک مخصوص تاثیر اور خوبصورتی موجود ہوتی ہے، جس سے ان کی نعتوں کو ایک خاص ادبی وزن ملتا ہے۔ امام احمد رضا خان کا اسلوب نہ صرف اردو نعت کی تاریخ میں اہمیت رکھتا ہے بلکہ عربی ادب سے

---

[4]۔ امام ترمذی، السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فضل النبی ﷺ، حدیث:3616

متاثر ہونے کی وجہ سے ان کے اشعار میں عربی کی تذکیر و تانیث، بلاغت، اور معانی کی گہرائی بھی نظر آتی ہے۔ امام احمد رضا خان نے عربی کے اعلیٰ ترین محاورات اور اصطلاحات کو استعمال کیا تاکہ اپنے پیغام کو زیادہ موثر اور معنویت سے بھرپور بنا سکیں۔ ان کی نعتوں میں عربی اشعار اور موازنہ اکثر دیکھنے کو ملتا ہے خاص طور پر جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر امام احمد رضا خان کی نعتوں میں "ماشاءاللہ" اور "تبارک اللہ" جیسے عربی جملے عمومی طور پر آتے ہیں، جو عربی ادب سے گہرا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، وہ نعتوں میں عربی اشعار کو اردو کی شاعری میں خوبصورتی سے شامل کرتے ہیں، جس سے نعت کا متن عربی ادب کے حسین رنگوں سے مزین نظر آتا ہے۔

اس طرح امام احمد رضا خان بریلوی کی نعتوں میں عربی ادب کی تاثیر اور استعمال کا ایک خاص اور نمایاں مقام ہے، جو نہ صرف اردو ادب بلکہ اسلامی شعریات میں بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ امام احمد رضا خان کا عربی کلام جامعہ ازہر کے مصری محقق پروفیسر حازم محمد احمد نے بساتین الغفران کے نام سے مرتب کیا ہے جسے رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کر دیا ہے۔[5]

امام احمد رضا خان کے عربی کلام میں سلاست و روانی کی رنگارنگی بہت نمایاں ہے۔ بے ساختگی، عربی تراکیب کی بندش اور مناسب و بر محل الفاظ کے استعمال پر آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ تشبیہات و استعارات آپ کے کلام کی عدیم المثال خصوصیات ہیں۔ آپ کا عربی کلام منتشر اوراق اور مخطوطات میں غیر مرتب پایا جاتا تھا۔ ڈاکٹر حامد علی خان (مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے شعبۂ عربی سے ہندوستان میں عربی شاعری کے موضوع پر جو تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی کے لیے لکھا اس میں مختلف مآخذ سے امام احمد رضا خان کے عربی زبان میں اشعار کو بھی اکٹھا کیا جن کی مجموعی تعداد 390 ہے۔ محمود احمد کانپوری نے بھی مختلف مآخذ سے 1145 اشعار یکجا کیے۔ جب کہ ڈاکٹر محمود

[5]۔ حازم محمد احمد المحفوظ، بساتین الغفران کے مقدمے کا ترجمہ، رضا اکیڈمی، لاہور، 1998، ص10

حسین بریلوی نے اپنے ایم فل کے مقالہ جو مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان و ادب میں خدمات کے عنوان سے طبع شدہ موجود ہے، اس میں 1120 اشعار جمع کیے ہیں۔[6]

امام احمد رضا خان کی شاعری میں عربی زبان و ادب کے اثرات مختلف طریقوں سے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے عربی کے نہ صرف ادبی اظہار کو اپنایا بلکہ اس زبان کے قواعد و لفاظ کو بھی کمال مہارت سے استعمال کیا۔ امام احمد رضا کا کلام عربی اور اردو کا حسین امتزاج ہے، اور ان کے نعتیہ کلام میں عربی کے بعض مصطلحات، اصطلاحات اور آیات کا استعمال خاص طور پر نمایاں ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں عربی میں مدحیہ کلمات، آیات قرآنیہ، اور حدیث نبوی ﷺ کے اشارات استعمال کیے ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کی نعتوں میں عربی شعر کے مروجہ اسلوب اور قافیہ بندی کا بھی بہت خیال رکھا گیا ہے۔

سیرت النبی ﷺ کا پیغام

امام احمد رضا خان نے اپنے نعتیہ کلام میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت، شان اور سیرت کو بیان کرنے میں کمال مہارت دکھائی ہے۔ ان کا مقصد صرف نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی ہی نہیں تھا بلکہ انہوں نے آپ ﷺ کے اخلاق، کردار اور تعلیمات کو بھی اجاگر کیا ہے۔ امام احمد رضا کے کلام میں نبی ﷺ کی محبت اور عقیدت کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ ان کے نعتیہ اشعار میں نبی ﷺ کی عظمت اور محبت کا پیغام دیا گیا ہے، جو انسانوں کو اپنے نبی سے سچی محبت اور تعلق کا درس دیتا ہے۔ امام احمد رضا خان نے نبی ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے جیسے کہ ان کی شفقت، صبر، انصاف، اور انسانوں کے لیے ان کی رہنمائی۔ وہ لوگوں کو نبی ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری میں سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔ آپ نے اپنی نعتوں کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں کو اپنے نبی ﷺ سے محبت کا پیغام دیا بلکہ انہوں نے اسلام کے اصولوں اور پیغامات کو بھی واضح کیا ہے۔ آپ کی شاعری میں نہ صرف محبتِ رسول ﷺ

---

[6]۔ ڈاکٹر محمود حسین بریلوی، مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان و ادب میں خدمات، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، 2019، ص 202

ہے بلکہ حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے مختلف واقعات اور اوصاف کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو کہ آپ کے عشق نبی ﷺ کا مظہر ہے۔ فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

سورۂ بقرہ، سورۂ اَعراف، سورۂ حجر، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف اور سورہ طہٰ میں متعدد حکمتوں کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں تاکیدی حکم دیا تھا کہ وہ اوران کی بیوی ممنوعہ درخت کے پاس نہ جائیں لیکن شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے یہ حکم انہیں یاد نہ رہا اور وہ ممنوعہ درخت کے پاس چلے گئے۔ البتہ اس جانے میں ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے یہاں بیان کیا ہے۔ اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جان بوجھ کر ممنوعہ درخت سے نہیں کھایا بلکہ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا حکم یاد نہ رہنا تھا اور جو کام سہواً ہو وہ نہ گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی مُؤاخذہ ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے لکھا ہے "قرآن عظیم کے عُرف میں اِطلاقِ معصیت عمد (یعنی جان بوجھ کر کرنے) ہی سے خاص نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ "وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ[7]" آدم نے اپنے رب کی معصیت کی۔ حالانکہ خود فرماتا ہے "فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا[8]" آدم بھول گیا ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔ لیکن سہو نہ گناہ ہے نہ اس پر مؤاخذہ[9]۔

زمین پر تشریف آوری کے بعد حضرت آدم علیہ السلام ایک عرصے تک اپنی ظاہری لغزش کی معافی مانگتے رہے حتیٰ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند کلمات سکھائے گئے، پھر جب آپ نے ان کلمات کے ساتھ توبہ و معافی کی درخواست کی تو وہ قبول ہو گئی۔ امام ابن جریر طبری نے قتادہ اور حسن کے حوالہ سے لکھا ہے کہ وہ کلمات یہ تھے:

---

[7] ۔ سورہ طہٰ:121

[8] ۔ سورہ طہٰ:115

[9] ۔ امام احمد رضا خان، فتاوی رضویہ، ج29، ص400

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَاۡ- وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [10]

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے"۔

امام حاکم نے المستدرک میں یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے تھے وہ یہ ہیں :

عن عمر بن الخطاب قال : قال رسول اللهﷺ لما اقتَرَفَ آدم الخطيئَۃَ قال : يا رب! أسألُکَ بحقِ محمدٍ ﷺ لما غفرت لی۔ فقال الله يا آدم! و کيف عَرَفْتَ محمدًا و لم أخلُقْہ؟ قال يا رب! لأنک لمّا خلقتنی بيدک و نفختَ فیّ من روحک رفعتُ رأسی فرأيتُ علی قوائمِ العرشِ مکتوباً : لا إلہ إلا الله محمد رسول الله، فعلمتُ أنک لم تُضِفْ إلی اسمکَ إلا أحَبَّ الخلقِ إليک۔ فقال الله صدقتَ يا آدم! إنہ لأحَبُّ الخلقِ إلیّ ،ادعنی بحقہ فقد غفرتُ لک، و لو لا محمدٌ ما خلقتُکَ [11]

"حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے نسیان میں لغزش ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے میرے رب! مجھے محمد ﷺ کے صدقے میں معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی تو میں نے اسے پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم نے عرض کی: اے اللہ جب تو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر روح ڈالی اور میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو میں نے عرش کے پائے پر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" لکھا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا، بیشک وہ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ تم اس کے وسیلے سے مجھ سے دعا کرو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا"۔

---

[10] سورۃ الاعراف: 23

[11] امام حاکم، المستدرک علی الصحیحین، و من کتاب آیات رسول اللہ ﷺ التی فی دلائل النبوۃ، استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ج 3، ص 517، حدیث: 4286۔ اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

حافظ ابن کثیر نے بھی اس حدیث کو امام حاکم، امام بیہقی اور ابن عساکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث کے اخر میں ہے اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تم نے سچ کہا۔ محمد ﷺ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور جب تم نے ان کے وسیلے سے سوال کیا ہے تو میں نے تمہیں بخش دیا۔ اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔[12]

علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے: "حضرت آدم علیہ السلام نے عرش کے پائے پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ کے وسیلے سے دعا کی۔ اور آیت میں کلمات سے مراد یہی کلمات ہیں یعنی حضرت محمد ﷺ سے کے وسیلے سے دعا کرنا"۔[13]

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ حضرت آدم علیہ السلام کی بخشش بنا۔ اسی طرح یہ وسیلہ دنیا و آخرت میں ہم گناہ گاروں کی بخشش بنے گا۔ آپ ﷺ کی وجاہت و محبوبیت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گناہ گاروں کے کام آئے گی۔ آپ ﷺ کا نام مبارک اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ جوڑ رکھا ہے اور عرش پر بھی اسے لکھ دیا۔ یہی نام دنیا میں بھی کام آتا ہے آخرت میں بھی کام آئے گا۔ اسی حقیقت کو امام احمد رضا نے اپنے اشعار میں بیان کیا اور مسلمانوں کو اپنے نبی ﷺ سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔

امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری میں عربی زبان وادب کا اثر

امام احمد رضا خان نے اپنی نعتوں میں عربی کے لفظوں کو بھی استعمال کیا، جو کہ ایک عمدہ ادب کا نمونہ ہیں۔ یہ اشعار نہ صرف عربی ادب کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ آپ کی علمی قابلیت اور عربی زبان پر عبور کا بھی پتہ دیتے ہیں۔ آپ کی نعتوں میں عربی اور اردو کا حسین امتزاج نہ صرف ان کی فنی مہارت کا اظہار ہے، بلکہ اس سے ان کی نعتوں میں ایک خاص روحانی اور لسانی تاثیر پیدا ہوئی ہے۔ آپ نے اپنی شاعری میں عربی کے اشعار اور اصطلاحات کو اس طرح شامل کیا ہے کہ وہ اردو اشعار کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ ہو جاتے ہیں، اور ان کا امتزاج

---

[12] حافظ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، دار الفکر، بیروت، 1430ھ، ج1، ص81

[13] علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی، الجامع لاحکام القران، مکتب اسلامی، بیروت، 1435ھ، ج1، ص324

نعت کے پیغام کو مزید خوبصورت اور مؤثر بناتا ہے۔ آپ کی نعتوں میں عربی اصطلاحات کا استعمال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ "نور"، "رحمت"، "سیدہ"، "مُصطفیٰ" جیسے الفاظ عربی سے اقتباس کیے گئے ہیں جو اردو شاعری میں معنی کی گہرائی کو بڑھاتے ہیں۔ یہ اصطلاحات صرف معنوں میں اضافے کا سبب نہیں بنتیں بلکہ ایک روحانیت اور تقدس کی فضا بھی پیدا کرتی ہیں جو نعت کو خاص معنویت دیتی ہے۔ آپ کی نعتوں میں ایک خاص نوعیت کی ہم آہنگی نظر آتی ہے جہاں عربی اور اردو کے الفاظ ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ کسی نعت میں اردو اشعار میں عربی کی عبارتوں کو اس طرح ضم کرتے ہیں کہ دونوں زبانیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ اس کی مثال امام احمد رضا خان کے مشہور سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" میں دیکھی جاسکتی ہے جہاں عربی اصطلاحات اردو اشعار میں سموئی گئی ہیں۔

امام احمد رضا خان کی نعتوں میں عربی زبان کی فصاحت اور بلاغت کا اثر بھی واضح ہے۔ ان کی نعتوں میں عربی کے بلند و بالا اسلوب کو اردو کے معیاری اشعار کے ساتھ ملا کر ایک منفرد انداز میں پیش کیا جاتا ہے، جس سے نعت میں ایک سلیقے سے بیان ہونے والی عظمت اور جمالیت پیدا ہوتی ہے۔ امام احمد رضا خان کی نعتوں میں عربی اور اردو کا یہ امتزاج صرف لسانی یا شعری حیثیت سے نہیں، بلکہ پیغام رسانی کے لحاظ سے بھی اہم ہے۔ یہ امتزاج ایک براق روشنی کی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کو اُجاگر کرتا ہے اور پڑھنے والے کو ان کی تعریف و توصیف میں غرق کر دیتا ہے۔ اس طرح امام احمد رضا خان کی نعتوں میں عربی اور اردو کا حسین امتزاج نہ صرف ایک فنکارانہ کامیابی ہے، بلکہ یہ دونوں زبانوں کی ثقافتوں اور روحانیت کی ایک خوبصورت ہم آہنگی کی مثال ہے۔ ان کا یہ امتزاج ان کی نعتوں کو زبان و بیان کے لحاظ سے ایک منفرد مقام دیتا ہے اور ان کے اشعار میں ایک روحانی اور جمالیاتی خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ اس امتزاج پر ایک شعر ملاحظہ کیجیے:

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوشِ لَن تَرَانِی کہیں تقاضے وِصال کے تھے[14]

[14] امام احمد رضا خان، حدائقِ بخشش، مکتبۃ المدینہ، کراچی، 2020، ص234

شاعر کہہ رہاہے اے اللہ توبڑی برکت والاہے اور تیری شانِ عظمت نشان نہایت بلند و بالا ہے، کسی کا محتاج نہ ہونا تیرے ہی شایانِ شان ہے۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جب دیدارِ خداوندی کا مطالبہ کیاتو ان سے کہا گیا:(لَنْ تَرٰنی)[15] تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ جبکہ شبِ معراج اپنے محبوب ﷺ سے ارشاد فرمایا گیا:(یَامُحَمَّدُ! اُدْنُ اُدْنُ)[16] اے محمد ﷺ! قریب ہوجاؤ، قریب ہوجاؤ۔ دراصل یہ شعر غالباً ایک بہت ہی گہرے اور ذاتی تجربے کو بیان کرتاہے، جہاں شاعر محبوب یا اللہ کی بے نیازی اور عظمت کو سراہ رہاہے۔ **تبَارَکَ اللہ شان تیری** "میں اللہ کی بے مثال شان کی تعریف کی جارہی ہے۔ **تجھ کو زیباہے بے نیازی** "میں اس بے نیازی کو پسند کیاجارہاہے جو کسی کی علویااہمیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہاں بے نیازی کا مفہوم یہ ہو سکتاہے کہ کوئی اتنی بلند حیثیت رکھتاہے کہ اس کو کسی چیزیا شخص کی طلب نہیں ہوتی، وہ اپنے آپ میں کامل ہے۔ **کہیں تو وہ جوشِ لَن تَرَانِی** " اور" **کہیں تقاضے وصال کے تھے** "میں ایک اندرونی کشمکش کو بیان کیاجارہاہے۔ شاعر کہتاہے کہ کہیں یہ جوش اور محبت کی شدت ہے جو بے خودی کی حالت پیدا کر دیتی ہے، اور کہیں وہ تقاضے ہیں جو وصال (محبت یا ملاقات) کے لیے ہیں۔ مجموعی طور پر، یہ اشعار ایک پیچیدہ داخلی کیفیت اور محبت کی بے حد شدت کو بیان کرتے ہیں، جہاں محبوب کی بے نیازی اور انسان کی خواہشیں آپس میں جڑتی ہیں۔

امام احمد رضا کی ایک نعت ایسی بھی ہے جو چارزبانوں میں لکھی ہوئی ہے۔ اس میں عربی اوراردو کا حسین امتزاج عقل کو حیران اور طبیعت کو خوش کر دیتاہے۔

لَم یَاتِ نَظِیرُکَ فِی نَظَر مثلِ تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

یہ شعر عربی میں "لَم یَاتِ نَظِیرُکَ فِی نَظَر" سے شروع ہواہے جسے امام احمد رضاخان نے اردو میں اس قدر زیبائش سے ڈھالا کہ نعت کی زبان میں ایک خاص درخشندگی پیدا ہوگئی۔ آپ کے اشعار کی خصوصیت یہی ہے کہ وہ ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی عظمت اور اعلیٰ مقام کا بھرپور اظہار کرتے ہیں۔ یہ شعر امام احمد رضا کی خاصیت ظاہر کرتاہے کہ وہ نہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں غرق ہیں بلکہ ہر لفظ، ہر مصرعے میں ایک خاص جمالیاتی اور

---

[15] سورۃ الاعراف:143

[16] قاضی عیاض بن موسیٰ، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، دارالعلم بیروت، 1435ھ، ج1، ص202

روحانی قوت رکھتے ہیں جو دلوں میں اثر ڈالتے ہیں۔ امام احمد رضا خان یہاں پر اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ تمام مخلوق کی سب سے عظیم ترین ہستی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ کا مقام ایسا بلند اور بے مثال ہے کہ ان کا کوئی دوسرا ہم سر یا ہم مقام نہیں ہو سکتا۔ امام احمد رضا نے اس شعر میں عربی اور اردو کا حسین امتزاج استعمال کیا ہے جو نہ صرف نعت کے الفاظ کو زیب دیتا ہے بلکہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور محبت کو دلوں میں جگہ ملتی ہے۔ اس شعر کی بلاغت اور تاثیر اس بات کو واضح کرتی ہے کہ امام احمد رضا کی شاعری میں عربی ادب کا اثر اور اردو کی خوبصورتی ایک ساتھ مل کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال شان کا تذکرہ کرتی ہے۔ ان کا یہ اسلوب نہ صرف روحانی لحاظ سے اہم ہے بلکہ ادبی لحاظ سے بھی ایک درخشاں سنگ میل ہے۔

اَلبحرُ عَلاَ والموَجُ طغیٰ من بیکس و طوفاں ہوشربا

منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیاپار لگا جانا

یہ امام احمد رضا کی نعت کا شعر ہے۔ اس شعر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بہت دلکش انداز میں ادا کی گئی ہے۔ اس میں امام احمد رضا خان نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو اس قدر بلند اور منفرد طریقے سے بیان کیا ہے کہ اس میں لفظی اور معنوی دونوں سطحوں پر ایک عظمت اور روحانیت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا تذکرہ کیا جائے تو پورا عالم ان کی عظمت میں محو ہو جاتا ہے جیسے سمندر کی لہریں بلند ہو کر طوفان بن جائیں اور انسان کا ہوش و حواس گم کر دیں۔ امام احمد رضا خان نے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں ایک بہت خوبصورت تشبیہ دی ہے، جو نہ صرف شاعری کے لحاظ سے دلکش ہے بلکہ روحانی لحاظ سے بھی بہت گہری معنویت رکھتی ہے۔ یہ امام احمد رضا خان کی شاعری میں عربی زبان کی بلاغت اور اردو شاعری کے حسین امتزاج کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے "البحر علا" اور "الموج طغی" جیسی عربی اصطلاحات کو اس خوبصورتی سے اردو اشعار میں استعمال کیا کہ وہ ایک جاندار اور تاثیر سے بھرپور پیغام دیتے ہیں۔ ان الفاظ کا اثر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی عظمت کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ امام احمد رضا کی یہ شاعری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبے کو بیان کرنے میں نہ صرف عربی زبان کی خوبصورتی کو شامل کرتی ہے بلکہ اردو کے رنگوں میں اسے دلکش اور پر اثر انداز میں پیش کرتی ہے۔ اس شعر کی بلند معنویت اور فنی خوبصورتی ایک منفرد مثال ہے جو امام احمد رضا کی نعتوں کے حسین امتزاج کو مزید اجاگر کرتی ہے۔ منجھدار میں ہوں بگڑی ہے

ہو اموری نیاپار لگاجانا" میں امام احمد رضانے اپنے دل کی کیفیت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے کی اہمیت کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔

خلاصہ

امام احمد رضا خان کا نعتیہ کلام عربی زبان و ادب کے اثرات سے مزین ہے اور ان کے کلام میں سیرت النبی ﷺ کا پیغام بخوبی پایا جاتا ہے۔ آپ کی نعتوں نے نہ صرف نبی ﷺ کی عظمت کو اجاگر کیا بلکہ مسلمانوں کو ان کی سیرت اور تعلیمات سے بھی روشناس کرایا۔ آپ کا نعتیہ کلام عربی و اردو کے حسین امتزاج کی ایک مثال ہے جس میں ادب، عشق، اور دین کا بہترین توازن موجود ہے۔ آپ کا کلام نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف پر مبنی ہے ۔ آپ نے اپنے نعتیہ کلام میں عربی زبان کی تشبیہوں اور استعاروں کو موقع و محل کی مناسبت ٹھیک ٹھیک استعمال کرتے ہیں، جو عربی ادب کی اہم ترین خصوصیت ہے۔ آپ کی شاعری میں نبی ﷺ کی ذات اور سیرت کو عربی ادب کی روایات میں بھرپور طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ آپ کا کلام ایک جامع پیغام ہے جو عربی ادب کے اثرات اور سیرت النبی ﷺ کے عمیق پیغامات کو اجاگر کرتا ہے۔ وہ اپنی شاعری کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی عظمت، محبت، اور ادب کو نہ صرف مسلمانوں کے دلوں میں بٹھاتے ہیں بلکہ عربی زبان و ادب کے اعلیٰ معیار کو بھی پیش کرتے ہیں۔ امام احمد رضا کا کلام آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں محبت کی ایک نئی لہر پیدا کرتا ہے اور ان کی نعتوں کے ذریعے ہم سیرت النبی ﷺ کے پیغامات کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔